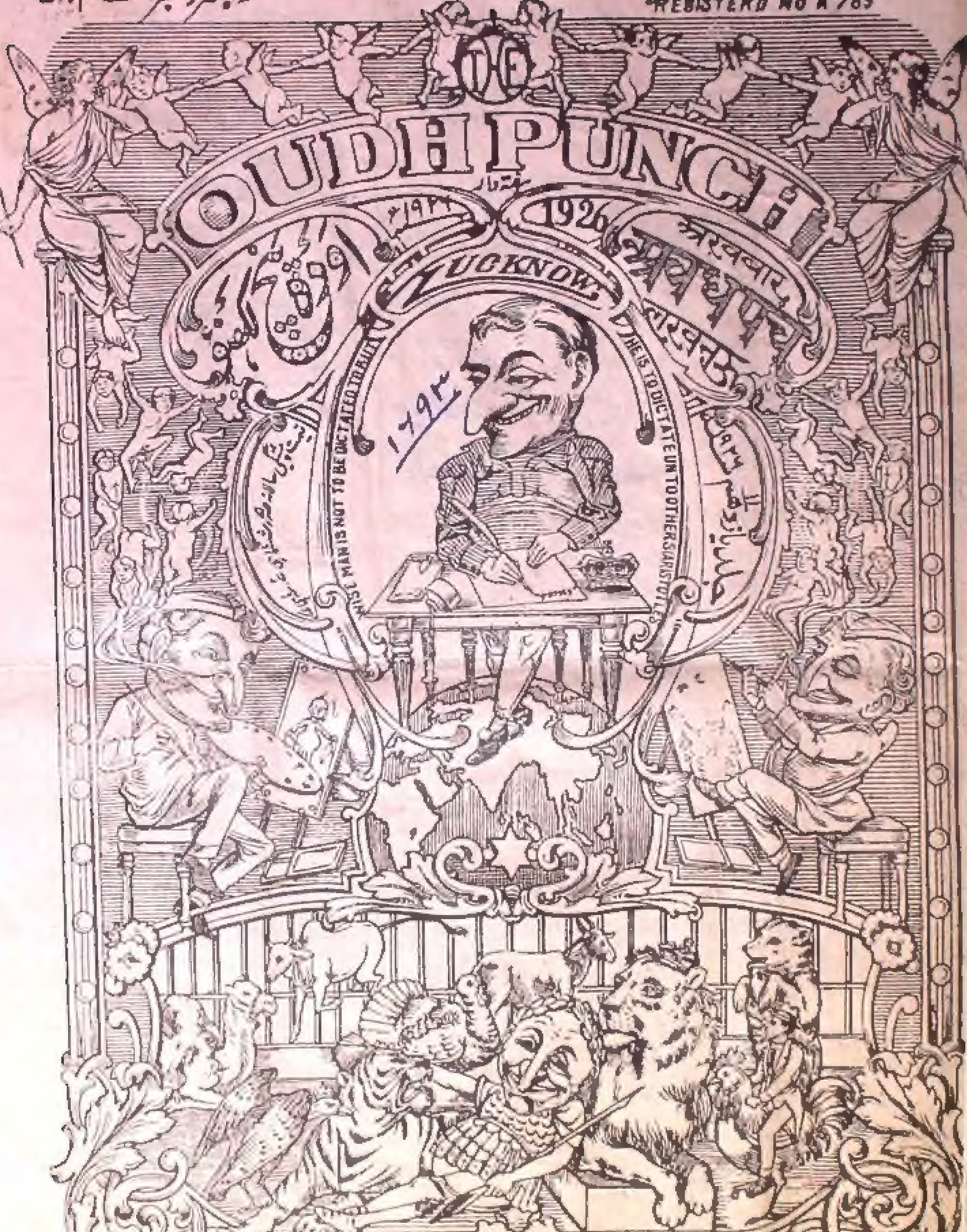
رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO A 783



ستارۂ الہند لکھنؤ میں چھپکر جناب حکیم محمد ممتاز حسین مالک و ایڈیٹر سے شائع ہوا

M. B. KHAN ARTIST ...

ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

مع ۳۴ تصاویر

[illegible]

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

طاقت کی کنج

[illegible]

بحر الحیات

[illegible]

[illegible] گورنمنٹ رجسٹرڈ [illegible]

فائدہ نہ ہو قیمت واپس

حب لقمانی

ایک گولی کھانے کے ایک ہی گھنٹہ بعد قوت

...... اور ... میں اس غضب کی ترقی پیدا ہوتی ہے کہ جیسی ہوتی ہے صحبت کا لطف تو گھنٹوں رہتا ہے مزہ یہ ہے کہ اگر کمزور بھی ہونگے تو کسی طرح کی تکان نہ معلوم ہوگی بلکہ دم بدم ... میں اضافہ ہوتا رہیگا عجیب ترشی جیسے لگے ... نہ ہوگی بعد فراغ ایک گولی کھالیں تو کمزوری دور ہو کر تکان رفع ہو کر طبیعت پھر تازہ ہو جائیگی اور پھر دوبارہ قوت پیدا کردیگی ہر مرتبہ پہلی سی قوت ہوگی فی درجن ۱۲ گولی تین روپیہ جن چار روپیہ —

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

فائدہ نہ ہو قیمت واپس

روغن لقمانی

یہ روغن نہایت مفید ہے ایک ہی قطرہ ... پر لگا کر ... وغیرہ وغیرہ

لذت وصل وہ ہے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہیں رہتی جلوت خلوت میں فریفتہ بنا دیتی ہے ... کے تعلقات کو حقیقی معنوں میں عشق کے درجہ تک پہنچا دیتا ہے ... لطف عاشق و معشوق نشہ شباب میں چور ہو کر تھوڑی دیر کیلئے مست اور بیہوش ہو جاتے ہیں اگر آپ نے اب تک استعمال نہیں کیا تو گویا دنیا میں آپ نے کچھ دیکھا ہی نہیں قیمت فی شیشی دو روپیہ محصول ... کوئی دوا حسب تحریر نہو تو بجنسہ واپسی قیمت کی شرط —

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

شاعری جزویست از پیغمبری

لکھنؤ کے قادر الکلام مشہور خوشگو شاعر جناب پیارے صاحب رشید مرحوم کے حالات زندگی مع تصویر ... رباعی قصیدہ غزل سلام ... آغا شاعر لکھنوی ... محنت سے فراہم کیے گئے ہیں آپ خاندان میر انیس مرحوم کے ایک قدر دان تھے ... سفینہ کاغذ ... عمدہ خط میں صفائی کے ساتھ چھاپا گیا ہے ... مختلف ... پہلو لکھا گیا ہے قیمت علاوہ محصول .... عمر

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

کیا آپ اپنی تجارت کو ترقی دینا چاہتے ہیں

اگر ایسا ہے تو آپکو چاہیے کہ مشرقی اور مغربی تجارت کو فروغ دینے والے اپنے ... مشرق کے ... ماہواری رسالہ کو جس کا خاص مقصد بین الاقوامی تجارتی تعلقات کو قائم کرنا اور ترقی دینا ہے ضرور خریدیئے چندہ صرف ...

جرمنی کی تجارتی ڈائرکٹری

جس میں کہ جرمنی کے مشہور و معروف تاجروں ... سوداگروں اور برآمد و درآمد کنندگان کی فہرست جو کہ ہر قسم کی تجارت کرتے ہیں بتفصیل ... تجارتی ... درج ہے قیمت صرف ...

المشتہر

ایسٹ اینڈ ویسٹ ٹریڈ ڈیویلپر

راج کوٹ ہندوستان

THE EAST & WEST TRADE DEVELOPER

RAJKOT, INDIA.

جلد ۱۱ نمبر ۴۵
مضامین غیر
پنجشنبہ ۲۵ نومبر ۱۹۲۶ء

رباعیات

سورا جی نہیں ہیں ہوم رولی بھی نہیں
کی خدمت اگرچہ بھولی بھی نہیں
ہر وقت یہ کوشش ہے مقابل ہو وزیر
دامن پھیلائے ہیں خالی خولی بھی نہیں

مذہب سے غرض ہے اور نہ ملت سے غرض
کثرت سے غرض ہے اور نہ قلت سے غرض
کیوں ہم سے مقابلے کی لیتا ہے عدو
ہم کو تو مقابل کی ہے ذلت سے غرض

جو ملک کے لیڈر ہیں ہمارے پیرو
کرتے ہیں ہماری انتخابی تگ و دو
کیوں دوسرے پیچھے ہیں اڑائیں روڑا
دے گا جو کوئی پچاس ہم دیں گے سو

ہندو ہیں نہ ہندو نہ مسلمان مسلم
ہر اک نے نکالی اپنے مذہب میں لم
مولانا کے دل کو اور پنڈت جی کے
تلوار سیاست جلد عیسیٰ مسلم

ان کے لیے جھوٹ ایک میوہ ہے لذیذ
ان کے لیے جھوٹ ایک میوہ ہے لذیذ
اک دوسرے کو سنا کے دونوں ہیں خوش
ان کے لیے ووٹ ایک میوہ ہے لذیذ

سب دور خیالات پریشاں ہوں گے
کرتوت سے اپنے کب پشیماں ہوں گے
آپس میں مل کے کیوں نہیں رہتے ہیں
کب تک یہ بہم دست و گریباں ہوں گے

اے خالق انس و جاں دے عقل سلیم
ہو دل سے دور شر شیطان رجیم
تو جانتا ہے سب کے دلوں کی حالت
ہو یوں نہ تباہ ہند کی یہ اقلیم

ہندی ندیم

غزل

(از خامۂ جناب منشی سید یعقوب حسین صاحب ظریف لکھنوی)
مشاعرہ اور نیشنل کانفرنس الٰہ آباد
۲۰ نومبر ۱۹۲۶ء

ناقۂ لیلےٰ کی دُم پکڑے یہ کس کو ہوش تھا
تا در کی مجنوں خراب ضربت پاپوش تھا
کل بخار دل کا اتنا اس قدر میں جوش تھا
تھی زمیں دیگ گلی اور آسماں سرپوش تھا
جن دنوں دل میں سیاسی ولولوں کا جوش تھا
بے تکلف ہر حسین شوخ کمتر پوش تھا
میں یہ سمجھا خانقہ میں ریچھ کا ہوتا ہے ناچ
جمع تھے اطفال رقصاں شیخ کمبل پوش تھا
دید کے قابل تھی بزم عاشق و معشوق بھی
کوئی تو آسیں گردن گوش اور کوئی خاموش تھا
عمر اس کمبخت کی آوارہ گردی میں کٹی
پیر گردوں ابتدا سے طفل بازی کوش تھا
تھا وہ کچھ ایسی لے کی رفتہ رفتہ راہ شوق
خواب غفلت میں بسر کی جس نے وہ خرگوش تھا
دسترت اک ساغر ہے ہاتھ میں ساقی کے تھا
اس طرف کھڑا سانس کھوئے ہوئے مدہوش تھا
عشق کے جرمن کو دم بھر میں شکست فاش دی
حسن کے پیرس میں جو غمزہ تھا جنرل فوش تھا
تاسحر میں کون سنتا عاشق ناشاد کی
بیٹھ کے کرسی پہ ہر بابو سرا سرگوش تھا
ڈکیوں میں تھا مادم اپنا عاشق زینت و شریر میں سچی گمپیا پیسل بردوش تھا

سلاست

انشا پردازی کے قواعد میں باد ھا گئے تو بلا سے۔ عبارت آرائی و مضمون نگاری کی بوٹیاں کرتے چیلوں کے نذر۔ فصاحت و بلاغت گئی چولھے بھاڑ میں۔ صرف و نحو کی پابندیاں اپنی ایسی تیسی میں جائیں۔ عروض و بلاغت کو دور ہی سے ڈنڈوت۔ املا غلط ہو تو ہوا کرے۔ اللہ بھلا کرے سلاست کا جس کی بدولت مجھ ایسے مطلق العنان عقل کے دشمنوں کو ان جھنجھٹوں سے نجات مل گئی آپ میں تمام آئین و آداب تحریر و تقریر سے بے نیاز ہوں اور مجھے کچھ پروا نہیں۔ میں نے بانس ہی نہیں رکھا جو بانسری بجے وہ اڑا ہی ایا اڑ دیا جس پر قابلیت کی بیل چڑھا کرتی تھی۔

اور میں نے کیا کیا ہے کون ایسا دھنا سیٹھ۔ سوراج چاہتا ہوں۔ جب خدا رکھے سرکار دولتمدار کے عمال سلاست پر لٹو ہیں اور انھوں نے اصلاحات جدیدہ کی رو سے بالحاظ و انساط بغیر کسی امیدواری کے مساۃ اردو کو کمل آزادی دے دی ہے تو اب اردو سے کام لینے والے تو فرزانہ آزاد ہیں مخلا جانے قعلی سے کر جا کیجیے گرا ہا پڑھا جائے گا جو تو سے ہمارے جیسے لوگ ہماری سمجھیں گے۔ تو فرمائیے کہ مجھے کیا غرض ہے کہ با وجود ان سہولتوں کے دنیا بھر کی پابندیوں اور وباؤں کا پشتارہ اپنے سر باندھے رکھوں بس جتنا ہی غنیمت ہے۔

کھلے زید و لنگے یا لا
نے غضب روز نے غم کالا

کوئی مجھے ہندوستان کو دار الحرب قرار دے کر جواز ربو (سود) کا فتوےٰ صادر کرنا تو ہے نہیں۔ یا جیل ضرور شدہ وقت صنعت و حصے آپ بھولی بھالی مسلم خواتین کو زنگ شادان بازاری بنانے کی قرار داد پاس کرنا مقصود نہیں ہے جو تیرہ سو برس کے شرعی رواج کو غیر ضروری ثابت کروں۔ اری اتوں نہ بھی۔ بات پہاڑوں تو کی طرح اڑ جاؤں یا تو سود لینا جائز ہے یا پھر عطیہ بخشش انعام ترکہ یہ سب حق مہر بھی سود میں داخل ہے

اور سُنا بھی پردہ وردہ کوئی چیز نہیں جو یہ ضروری ہوتا تو
جس طرح مرد کے چہرے پر نیچر نے عیب چھپانے کے لیے
داڑھی پیدا ہوتی ہے اسی طرح ایک جلیل عورت کے
منھ پر بھی آگتی اور ٹخنوں تک لٹکتی یہ دلائل انہیں کو
مبارک رہیں جن پر وہ نہیں حکمت سے خالی بات کوئی پروا
کی اس ارق آتا ہے جب وہ ایک مسلمان ہے وہ بھی پرانے
ٹائپ کا لیکن یہ بات نہیں کہ باوجود اس دقیانوسی
پن کے ان تمام نادر خیالوں سے کسی طرح ہٹا ہو ہرگز
نہیں لیجیے سنیے :-
اگر وہ معراج جسمانی کے قائل نہیں تو نہ
سہی بالغ انسان کے کاسہ سر میں دماغ کے
وجود کا منکر ہوں اگر وہ ترقی تہذیب کے جبر
پردہ میں ملت و مذہب و دیانت دھرم کے گلوں پر
کند چھری پھیر رہے ہیں تو میں بھی سلاست
کی آڑ میں اردو زبان کی غارتی پر [illegible]
چڑھانے آمادہ ہوں اگر ان کی خواہش ہے
کہ جملہ مسلمانان ہندوستان زندگی دھندے سے ہو کر
ان کے شریک حال ہوں تو میں بھی سعی پیہم کروں!
ہوں کہ تمام اہل علم میری ہمنوائی کریں اگر
ان کے دعاوی کا ان کے پاس بہت سا ذخیرہ
خالی از لطیف ثبوت موجود ہے تو میرے پاس
بھی فضول اور مہمل بے تکی دلائل کے
دفاتر کو روکے بھونڈا پن پھیلانے کے لیے موجود
ہیں میرا مقابلہ وہ کرے جسے خبط [illegible] سر کی
پھیری پہ چڑھا رہا ہو۔
وہ تو کہیے خیریت گزری کہ میں زیادہ
پڑھا لکھا نہیں ہوں جو قلم اٹھانے میں کچھ
سوچ بچار کروں اونچ نیچ سوچوں ورنہ بڑی زحمتوں کا
سامنا ہوتا اور میرے سلیس قلم کی رواں گاڑی میں
اگر مگر کے روڑے حائل ہو کر میرے حوصلوں کو پست
کرتے۔ جو جی میں آتا ہے لکھ مارتا ہوں۔ بلا مبالغہ عرض کرتا
ہوں کہ اگر ہفتہ بھر کی انشپردازی کا حساب مرتب کروں تو
چار پانچ جلدیں کشش [illegible] کی کفایت نہ کریں الغرض اس
کھواس سے یہ بات صاف سمجھ میں آ سکتی ہے کہ میں ایک
آزاد لکھنے والا ہوں اور وہ بھی سلاست شعار مگر میرے

ورنہ ہر کوئی برا مانے تو اک بے مروتی گیری کرے اور
میں ہو گا نہ بلکہ یار لوگ چہ میگوئیاں کریں گے تو مجھے
بچاؤ پیچھے لوگ بادشاہوں کو برا کہتے ہیں اگر منہ پر
کہیں کو انہیں سناؤں کہ جیسے بول جائیں جنم بھر
یاد کریں ساری شیخی کرکری ہو جائے۔
خدا بخشے ہزار برس کی عمر کرے میرے استاد سید
منطقی حسین صاحب کی منطق نے دو اور دو کو
تین ثابت کرا مجھے تیار دیا بس اپنے پیسے میں آ گئی!



دیوانہ بیل

الفانسو (شاہ اسپین) :- واہ وہی مثل ہوئی آ بیل تو مجھے مار

منطق کا قائل ہوں کیا مجال ہے کہ جو میرے
سامنے کوئی چوں بھی کر سکے ادھر میں نے جوں چونکہ
ورنہ۔ و لیکن۔ چہ جائیکہ۔ ورنہ۔ البتہ۔ الحاصل۔
وزنیکہ [illegible]۔ ورنہ۔ لا ہم۔ [illegible]۔ لیکن۔ لہٰذا۔ اسلیے۔
اسواسطے۔ تحقیق۔ کا ڈھیر لگایا۔ کچھ چلایا۔ کچھ جلایا!
اُدھر حریف صاحب دُم دبا کر بھاگے وہ اور دے میں
اللہ رے میں۔ میری زورت بال بال بچ گئے
ورنہ دست تحیر وہ گھونسا رسید کرتا کہ آنکھ دنیا اندھیر ہو جاتی۔

اپنی حوصلہ افزائی کے لیے اپنی پیٹھ خود ہی ٹھونک لیتا
ہوں کسی کی ذرہ برابر پروا نہیں کرتا۔
بھول نہ ہو گئی کہ خدا نے مجھے کو [illegible] نہیں بنایا
ورنہ دنیا دیکھتی کہ اخبار سیاست [illegible] کی
طرح میں بھی خواہ مخواہ سلاست ہوتا اور دوسرے
ہوا خباروں کے اڈیٹر یا نامہ نگار میرے زیر نگیں
ہوتے اور میں ان کو بتا کے ایک حکم دیتا کہ وہ ہر
کس وناکس سے باستثنائے حامیان و مبلغانِ
اردوئے معلیٰ بہ خفات دو دو لاکھ روپیہ کا
چندہ ہر ممکن وناممکن ذریعہ سے برائے
اجرائے ضروریات ذیل وصول کر کے حوالہ
دارو غہ مطبع ابدولت کریں :-
برائے تعمیر آرام گھر دو لاکھ روپیہ گول کمرہ
دو لاکھ [illegible] کمرہ دو لاکھ [illegible] کمرہ دو لاکھ
[illegible] دو لاکھ اونچا کمرہ دو لاکھ
نیچا کمرہ دو لاکھ [illegible] کمرہ دو لاکھ [illegible] کمرہ دو لاکھ [illegible]
کمرہ دو لاکھ چھوٹا کمرہ دو لاکھ بڑا کمرہ دو لاکھ [illegible]
کمرہ [illegible] کمرہ دو لاکھ الغرض اسی طرح دو لاکھ
مدات کے زیر بحث دو دو لاکھ روپیہ کی
وصول یابی کا تانتا باندھ دیتا۔
اور حساب ایسا گنجلک مرتب کرتا کہ
سوائے میرے کوئی سمجھ ہی نہ سکتا اتنی مدت
ترتیب حساب میں ایسی حلیمی سے کام
میں لاتا کہ بروقت حساب فہمی دو لاکھ کی رقم
دو روپیہ اور دو دو روپیہ کی رقم دو لاکھ با آسانی
ثابت کر سکتا۔
مگر یہ تو خیالی پلاؤ ہے نہ نو من تیل ہوگا
نہ رادھا ناچیں گی فی الحال مجھے فکر یہ لاحق ہے کہ
عاملان گورنمنٹ سلاست کو نمایاں ترقی دینے کے لیے
مناسب ذرائع اختیار کریں اور وہ ہی خصوص کی
بلیغ فرماتے ہیں ان ہی سنوں سے ان عقل کے
پتلوں نے ممالک متحدہ کے اردو مدارس کا نصاب
تعلیم ایسی معقولیت سے ستیاناس کیا ہے کہ جس کی
نظیر دنیا میں نہیں مل سکتی عقل جد وجہد کی انتہا
ہے کہ اگر [illegible] کسی لفظ کے معنے سمجھنے کی [illegible]

یعنی اگر جب کسی قومی سلاست اُس لفظ کو حرفِ تحریر
لانا جرم ہو تو وہ مختار مجاز ہوگا کہ اس جرم کی پاداش
میں تحریر کنندہ کے نمبر سلب کرے۔ گویا اگر لکھا ہو کہ
(جناب مہتمم صاحب پاخانہ تشریف لیگئے ہیں) تو قانوناً
سلیس اُردو یہ ہوگی کہ (سری مان جیمنا جی گنگر میں
گو بکنے کے لیے براجماں ہیں)

چنانچہ بحیثیت ایک سلاست پسند ہونے کے مجھ کو
بھی اپنے فرض سے سبکدوش ہونا چاہیے لہذا میری
نامعقول رائے ہے کہ جملہ اُردو زبان کے کل اخبار
رسالے کتابیں جنمیں عربی فارسی ترکی وغیرہ کا
ایک لفظ بھی درج ہو بحق سلاست ضبط کر کے
دریا برد کر دی جائیں۔

تمام ان اُردو بولنے والوں کی حسب دفعہ ۱۲۴
ضابطہ فوجداری زبان بندی کر دی جائے جو بجز
سلیس اُردو کے ایک لفظ بھی غیر زبان کا مُنھ سے
نکالیں۔

اس کے انسداد کے لیے خفیہ و علانیہ پولیس کا
تقرر عمل میں لایا جائے اور اسکے مصارف کا بار سلاست
پسندوں کی جیبوں پر تا حشر مسلط کر دیا جائے۔

میں بھی دو لاکھ روپیہ کا خیالی چندہ پیش کر کے اپنی
لئیم الطبعی کا ثبوت دیتا ہوں۔

میں امید کرتا ہوں کہ خان بہادر مولوی کلو بخش خاں
صاحب نان خطائی و خان صاحب منشی خیندو بخش صاحب
شیرمالی۔ و رائے بہادر لالہ چھبو جی نرائن چنا جاجی
و پنڈت گھسیٹا رام صاحب ترپاٹھی ممبران کونسل اپنی
اپنی توجہ منعطف فرما کر اس بیچ و پیچ تدبیر کو قانونی جامہ
پہنا کے قربانی سے بچائیں گے۔

کیجیے مولانا پنچ! یہ ہیں شوہران اُردو کے ہم فقیر
میں سے چند بہترین شوہر البالفاظ جنکی کارگزاریوں
کے بدترین نتائج کا رونا آپ رویا کرتے ہیں۔

اب آپ بھی ہی جناب و واللہ باللہ کو بالا سے
طاق رکھیے اور جیسی تیری ڈفلی ویسا میرا راگ پر
عمل درآمد کیجیے ہفتہ بھر دماغ سوزی کرتے ہیں تب
کہیں ایک پرچہ نکلتا ہے وہ بھی کبھی کبھی لیٹ ہوجاتا
ہے اگر سلاست سے کام لیجیے اور دن بھر میں چار
اخبار نکالیے آپ بھی کس اچنبھا لیہ میں پڑے ہیں
آپ وضعداری پر مرتے ہیں اور یہاں سلاست
پسندوں کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی مثل مشہور
ہے اندھے کے آگے روئے اپنے نیناں کھوئے۔ چنانچہ
ملاحظہ ہو ایک سلاست پسند کا قصہ۔

میں آپ کا پرچہ پڑھ رہا تھا ایک صاحب اہل
ناگہانی کی طرح تشریف لائے اور آتے ہی جھپٹا مار کے
اخبار چھین ہی تو لیا میں نے کہا یار یہ تمہارے کام کا
نہیں ہے ذرا دیر کے بعد پرچہ واپس دے کر کہنے لگے
کہ اسکی عبارت ٹھوس اور ثقیل ہے اخبار کی اُردو
سلیس ہونا چاہیے میں نے عرض کیا کہ خیر وہ تو جو
کچھ ہے سو ہے مگر آپ کون ہیں؟ - ایک صاحب
فرماتے تھے کہ ندوۃ العلماء کے آخری اجلاس منعقدہ کانپور
میں ایک سلاست پسند نے پنچ پر ایک نظم سنا ڈالی
پڑھی اور ایک مصرعہ میں دخل پذیر ای یائے فارسی
کو کسرہ اور یائے مجہول کو معروف کر کے پڑھتے رہے
خوب داد وہ وہ ہوئی اور داد بیدادی کسی نے بھی ان
بنام کنندہ کا نام چندہ کو نہ ٹوکا۔ اگر دنیا صحت کی جگہ
سلاست پر لٹو ہوتی تو لوگ یوں گون تھوں جیسے شاد
کے ہاکے بنے نہ بیٹھے رہتے۔ اور ضرور بولتے کہ اجی
عقل کے دشمن یہ عمل کی بیت میں پیر خاں عرف پیرا
نہیں ہے بلکہ سہتو اچار کے کھلیان میں جوگیوں کی
پیری لگی تھی اُس کا خاوند پیرا ہے اور اس جلسہ میں
دو لاکھ روپیہ چندہ کی وصولیابی میں تک و دو کیے
بدون دوا کے قیمت چاہے فیس داخلہ رونق بخش ہوگئی

خیر صاحب یہ بڑوں کی باتیں ہیں بڑے ہی جانیں
میں بچارہ کیا جانوں۔!؟

اب آپ فرمائیے جناب آئیں گے گرداب سلاست
میں یا نہیں؟

بندے میں تو سرکاری مدارس کی گمنڈسار کا حقنا گویا
تھا سب کا شیرو بنا کے بہا دیا آپ کو اختیار ہے کہ
سلاست کی مزیدار چاشنی چکھنے سے اودم میں فقط سلام
دعا۔

بمزاحمت نہ گفتم این گفتار
ہزل بگذار جد ازو بردار

الـــــــــــــس

ایک کج مج خیال۔ بار دی

پنچ - ۱۵ اپنی خو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں چھوڑیں
یہ سلاست انہیں کو مبارک۔ اگر ہم بھی ایسی سلاست
اختیار کر لیں تو پھر ہماری ضرورت ہی کیا ہے؟ ہاں
آپ سے شکایت ہے کہ آپ نے یاسین گوشت خوردن
کی رسم کیوں ادا کی۔ ایسے حماد الوقت جہلا کے ہاتھ میں
غریب پنچ کے اوراق کیوں جانے دیے فقط۔

عرضی جواری مرزا

بحضور فیض گنجور جناب کلکٹر صاحب بہادر ضلع۔ دام اقبالہ

ما ابیجا!

فدوی عرض پرداز ہے کہ کمترین صحیح النسب نجیب الطرفین
سید کاظمی الہاشمی ہے۔ اس حقیر کے جد امجد ہمرکابی
نواب شجاع الدولہ بہادر میدان بکسر میں داد شجاعت
دے کر کھیت رہے جس کی تاریخ کل مغل پٹھان
آج تک زبان زد خاص و عام ہے۔ فی الحال گردش
ایام سے فلاکت و نکبت میں گرفتار ہے۔ یوں تو سبھی
کی امداد ہر شخص کا فرض ہے لیکن حضور کے در پر اس
فدوی کا ایک حق بصورت خاص ہے اس اجمال
کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

واقعہ ہر گو سرشتہ بمصداق تخمینہ بیچارگی
عنایت فرمائیں قدیم بندہ درگاہ تحصیل لاکھ مستقل
قماربازی میں شہک اور مصروف رہا مگر

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

یاران سرپل کی بیوفائی اور دغابازی کی وجہ سے
جو کچھ تھا ہاتھ سے کھو بیٹھا ورنہ اگر کچھ جیتا بھی تو وہ
نصیب دشمناں ہو جیتے حریف مقابل اُٹھنے نہ
غدر کرکے نکل بھاگا۔ مگر خیریت گزری کہ بروقت
خبر ہو گئی اور فدوی نے اسٹیشن پر اُس بیایمان کو
گرفتار کرلیا۔ بعد زبانی گفتگو نوبت ...
کے نوبت دست و گریباں آئی اور الحمدللہ کہ
گرفتی کے پالا اپنے ہاتھ رہا۔ مصرع

"رہ گیا نام بزرگوں کا لڑائی کیسی"

اور بقول شاعر

پکڑ کر کمر بند سہراب کا زمیں سے لیا جلد پیچ و تاب کھا

اس مخیف و زار نے تمام جنگ سے حریف کینہ جو کو پشت برزمیں رسید کیا یہ سیر (اظہر من الشمس) مین حسرت اہل اسٹیشن و مسافران جناب، دشمن وقتی اسے رشک آمیز نظروں نے مفت دیکھی تماشائیوں میں جناب ..... صاحب بہادر بھی جلوہ افروز تھے۔ چنانچہ ایک پالی کے بعد دوسرا حملہ پھر حقیر نے کیا کیونکہ جناب میر ذمیں صاحب علیہ الرحمتہ مقامہ زا گئے تھے۔

"ہو رہے گرم ہو تا تھی ہنگامہ جدال"

شکر کردگار کہ اسکا بھی نتیجہ حسب دلخواہ ہوا۔ مقابل نامرد نے سکندری کھائی میں پھر سینہ پر سوار ہوا اور گرگا بی ہاتھ تھا گر حسب دستور رستم و جم جیسا کہ شاہنامہ فردوسی میں جا بجا مذکور ہے۔ خنجر سے سینہ چاک کرنے کے لیے دشمن کے سینہ پر ہاتھ بڑھ گیا۔ وہاں اس نامنجار کی تجسس کمائی کا ذخیرہ دیکھا چونکہ اس آ ہیپرز کو کوئی خاص پرخاش نہیں تھی اور طلب سے مطلب تھا۔ لہذا دنیا اور مافیہا کا خیال منظر طول ال ترک کیا۔

کاروبار دنیا کے تمام ذکر و ہر چہ گیرید مختصر گیر یہ کو پیش نظر رکھ کر اس علیہ ما علیہ کو چھوڑ دولت مغصوبہ واپس لانے کی طرف مخاطب ہوا۔ موقع پاکر وہ نامرد پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور میرے مدعاے اصلی میں تین طرح مزاحم ہوا یعنی بلا وجہ شور و شغب مچایا کہ دوڑو لوگو دن دہاڑے لوٹا جا رہا ہوں چونکہ تمام لوگ ان واقعات کے شاہد تھے کوئی شخص مخاطب نہیں ہوا۔ عین اسیوقت ڈاک گاڑی بجکر تا عرصہ ۵ ہوا کی گاڑی اڑاتے لیے جاتے اسٹیشن پر وارد ہو گئی۔

بل کیا آئی کہ معاندہ سیہ کا ستارہ چمکا اور اس تیرہ بخت کی صبح ہو گئی یعنی جناب ..... صاحب کی توجہ وہیں خلل بجلی بازی کی طرف سبذول فرمائی جو بصورت منز کی تھی ہم دو احباب دیر سے جو ہریں جو رہی تھی ..... صاحب مسوف بصد کسن معاملہ کو نہیں پہونچے۔ اور صورت تھی ہر کی پروا سے قائم کر کے حائل ہو گئے۔ یہ ابھی کیفیت وہی تھی کہ یہ میری کشتی تھی جو مجھ جیسے نے عین اسی وقت نکالی تھی۔

"امتحاں اور بھی باقی ہو تو یہ بھی نہ سہی"

معاندہ چار دن شامت سے عنایت اللہ کی بلو میں آسمان دیکھ رہا تھا۔ اور ہیں اسکے سینے پر بانداز سواران کا جھکا ہوا تھا۔ گویا سر و دمتا حسین بجگم

کسانے کہ یزداں پرستی کنند

آواز دولاب مستی کنند

شانی الحال تھے کہ ..... صاحب کی جریب ہورٹ کا دالبرق اس مظلوم کے سر پر اس پڑنے لگی کہ بخلعت ابصار صمد کی صورت نگاہوں میں پھر گئی۔ سب بڑا غضب تو یہ ہوا کہ مقابل اپنی جیبی بھرتا کا ثبوت دینے کے بعد بھی جیتی بازی سے کرا تھا امین جرات جناب ..... صاحب میں اوجھڑیں تقاضی الجبین کا معاملہ یکطرفہ جاری تھا دشمن ہم تیغ کا منتظر تھا اور مجھے سے محل کر ریل گاڑی میں جا چھپا اور یہ جریب نیل گام مع وہ غارت ظم سر ..... صاحب کی نشانی ہے کر واپس ہوا۔ خیر اسمیں چنداں نقصان نہیں۔

سر و دستاں سلامت کہ تو بر یہ ہو آئی

گھر دگر کیا جو میرا جونی دامن کا ساتھی تھا اس مصیبت میں بھی معاذاللہ معاملہ میں بہکی تھی جو زرقبول بنہ ..... اور دیکھ کے دیکھ لیا سکا کوئی ایسی نیٹ منتر کنسانی دست پہنچ معدلت پناہ ..... صاحب ہم ہر دو جناب کی بے تکلفی شروع سے ملاحظہ فرما رہے تھے کیونکہ موصوف خود بھی سپاہی فش واقع ہوئے ہیں لہذا یہ نقش نسسان دیکھ کر تبسم زیر لب سے میرا دل بڑھا رہے تھے فقط حضور کی توجہ میرے لیے رہبر قاتل ہو گئی اور حسب ذیل سامان معرض نقصان میں آیا۔

۱۔ سر تپی مغز قابل استعمال ایک عدد

۲۔ رقیق دیر ینہ جامہ کہنہ المعروف بہ انگرکھا قابل رفو ایک عدد۔

۳۔ اقیات اصالات حلقہ کا ربات غلور بروگا ۳ بٹن آنہ جو گر گئے۔

۴۔ چند قطرات خون۔ گرچہ کہ ..... صاحب بھی مزاج شناس ہو گئے تھے لہذا اُنکا محاسبہ نہیں کرتا کیونکہ اگر سینہ پر خون نہ گرا تو وہ خون بھی کیا ہے مان ہم سپہ گتی کے ہاتوں میں خوش قسمتی کی بات ہے

بھی آنکھ رو کھائی دیے لیسے انقریب کچھ برداشت چاہیے۔ یہ کل تمام تشدد ب حضور کے ایسے دریائے جو دوستی کا دوستا ہیں ہوا۔ فقط آپکی آفتاب دولت و اقبال طبیعا ابدالابان در خشاں باد۔

فدوی جاری مرزا

جناب پنچ صاحب۔ تسلیم۔ معلوم ہو درست ہے کہ ایسے ناچیز کی رسائی سوائے پنچ کے اور کس ذریعہ سے ہو سکتی ہے۔ اگر دو حرف ابعد مغارش شریک حال ہو جائے تو بقول اقدر سیمار حوم کے۔

نام ہو آپ کا اور کام ہمارا ہو جائے

بقلم محمد علی رودولی

جناب اڈیٹر صاحب کے فرائض

مولانا پنچ صاحب کا ٹیکا النبان امیٹھ کے بیروت پیٹ دیکھ کے نہ وادنگا وکے تکلیں بھی آنکھی ہوئی ہے لگی باندھے بغیر تکبیر الاحرام کے دوات کے حوض میں غوطہ [illegible] کرتے اور کاغذی گھیبے کے ذریعہ سے تیل نچوڑتے بحقیقت یہ ہو کہ خدا کسی بھلے مانس کو اڈیٹر نہ بنائے سنا تھا کہ شاعر کی طرح اڈیٹر بھی ماں کے پیٹ سے اڈیٹری لے کے پیدا ہوتا ہے۔ پہلے یہ وہم بھی ہوا وکر تجربہ اسکے خلاف ہے اڈیٹر ہو شیدہ جو تب ہے گر قسمت رکھتا ہے تو خدا بھی۔ معاذاللہ خدا کبھی فضول کام نہیں کرتا۔ بھلا آپ ہی غور فرمائیے ایک ذات بے نیاز کسی نفس شریف کواسلئے کیوں پیدا کرتا کہ وہ صبح سویرے منھ اندھیرے نماز اور وظیفہ چھوڑ کے قلم ہاتھ میں لے اور دونوں حاسد صاکا غذ کے سیاہ کرے اسطرح گر پڑے جیسے کسی دشمنے پر لٹا کیچڑ پر۔ ہو تو یرے مرے کو ہچکار اور کھے اپنے تئیں سب گنوں پورا دیا لوحیل انا انسبی ٹھا نہیں مجھے پتھے ادری کو کام ہے منز عون قرار و شتہ وقت سے اختر کو خدا بن بیٹھنے میں۔ تنی معدوتیوں کا سامنا ہرگز نہوا ہوتا جتنی کہ غریب اڈیٹروں پر ہر منٹ نازل ہوتی رہتی ہیں۔ کیا سمجھے کہ دنیا میں آجکل ایک مجازی خدا کی حکومت ہے



اُمیدوار:- کھلاڑی اُستاد! اب دیا کرو پچھلی باتیں بھول جاؤ۔ ہمیں بھی ٹیم میں شامل کرو۔ دُنیا جھگڑے ہے۔ پُرانا کھیل اُسے یاد نہیں۔

کھلاڑی:- تم تو بجھتے ہوگئے ہو۔ مگر خیر تمہاری طرف سے بھی دو چار رن پولیٹکل فیلڈ میں کروں گا۔

جیسے کہتے ہیں "قاضی الحاجات" جسکا لقب ہے "زر" علیہ السلام ہیں جس کے ہاتھ میں یہ گول گول خداوند ہیں جاذی ہیں اُسکی مٹھی میں خدا جلوہ گر ہے۔ اگلے معبودی خداؤں کے ہاتھ میں دو قوتیں تھیں ایک "زر" دوسرے "زور" دبالا جھول پڑے باہر و صورت) دونی اچھی چیز نہیں لہٰذا اہل یورپ نے توحید اختیار کی اور صرف "زر" کی عبادت کرکے اُسے مسخر فرما لیا۔ ایشیا بندۂ یورپ ہے اسلیے وہ بھی زبردستی "زر" کا بندۂ بے دام ہو گیا۔ لیکن یورپ میں تسخیر خداوند مجازی کا ایک ذریعہ اور سا ذریعہ کاغذ اخبار ہے ایشیا اگر اس کا دامن نہ تھامے تو کیا کرے۔ ہاں مگر اپنی اپنی قسمت ہے "کسی کے حصے گھی کے گلڑے۔ کسی کے حصے پتھر پڑے" ہائے بندگی و بیچارگی "نہ زور ہے نہ زر"۔ یہاں جدھر دیکھو "زاری" حال مشکلات نظر آتی ہے۔ اور اسی سبب سے خاکسار اڈیٹر بھی "زاری" کا پجاری ہے۔ خواہ نتیجہ ہی ہو کر قبول کیسے ہے

"نہ زور ہے نہ زر ہے نہ زاری نہ زور کی آہ"

القصہ اڈیٹر کے جملہ فرائض تابع فرمان "زاری" ہیں اور آپ کا یہ اعتراض کہ مجھ جیسے بے غیرت اخبار نویس نا اہل لیڈروں کے آستانے کی بسل ہو ناک کے بچے سے ساکھیں کے پیشہ کو ذلیل کرتے ہیں کسی قدر نا واجب ہے۔ آپ خوب جانتے ہیں کہ ایک اخباری کاغذ کی زندگی "ہر دلعزیزی" اور امتثال امر یا فرماں برداری" پر موقوف ہے اور ان باتوں کا تعلق بھی "مسماۃ زاری و زار نالی" کی عبادت سے ہے۔ پہلے "ہر دلعزیزی" پر توجہ فرمائیے۔ آپ خود سنہ کی جلد میں تحریر فرماتے ہیں کہ "ہر دلعزیزی نام ہے" بے ایمانی" کے درجۂ اعلیٰ کا" یعنی کوئی پکا بے ایمان ہوئے بغیر ہر دلعزیز نہیں ہو سکتا۔ ہر دلعزیزی "خداوندین" کی تائید سے حاصل ہوتی ہے۔ افسوس تمہارے ساتھ بڑی بے انصافی کا برتاؤ ہوا۔ لاحول ولا قوۃ ہو گیا بیدردی ہے" ناک کاٹنے والے سے ملاقات ہوئی۔ "کوئی تمہارے اس فعل کو بری نگاہ سے دیکھے تو دیکھے مگر بھائی میں سمجھتا ہوں کہ تم مجبور تھے۔ ناک نہ کاٹتے تو کرتے بھی کیا؟"

ہر دلعزیزی بہانہ بازی کی مہارت کے سوا کچھ نہیں۔ نکٹے نے گواہی میں طلب کیا تو وارنٹ بے تعمیل واپس گواہ صاحب گھر کے مسافر اور وطن کے سیاح ہیں۔ بیٹی تراش نے شہادت میں لکھوا دیا تو ڈاکٹر کا سرٹیفکٹ موجود ہے:-

"میں تصدیق کرتا ہوں کہ نواب ہر دلعزیز خاں تین ہزار برس تک گواہی دینے کے قابل نہیں ہو سکتے۔ ان کو نہایت اندیشناک بیماری ہے۔ رات کو سوتے ہیں۔ دن کو جاگتے ہیں دو دفعہ کھانا کھاتے ہیں تین وقت چائے نوش فرماتے ہیں۔ کھانے میں جبڑا ہلتا ہے۔ سڑک پر چلتے وقت تمام رگیں تن جاتی ہیں۔ لکھنے میں برابر ہاتھ کو حرکت ہوتی ہے۔ بحالت نوم آنکھیں بند ہو جاتی ہیں اور جب تک بیدار نہیں ہوتے نہیں کھلتیں۔ وقتاً فوقتاً زندہ دلی کا ثبوت دیتے ہیں اور یہ سب سے زیادہ مہلک مرض ہے"

مزاج گوئی بھی ہر دلعزیزی کے اجزا میں جزو اعظم ہے بہروپیا پن بھی۔ جھوٹ بھی کسی کی نانی مرگئی عیادت یا ماتم پرسی کی مہلت نہ ملی سال بھر کے بعد جو ملاقات ہوئی تو نواسے کی صورت دیکھتے ہی آنکھیں ملاح کی لنگوٹی بن گئیں بے برسات کی اولتی ٹپکنے لگی رقت کی مشک کا دہانہ کھل گیا "بھائی کیا کہوں تم نے کیسا بیش بہا جواہر کھو دیا۔ واللہ نانی جان عجب بابرکت بی بی تھیں۔ میں نے تو کل ہی اُن کے بہشت نصیب ہونے کی خبر پائی۔ واللہ مرحومہ کو مجھ سے ایسی محبت تھی کہ ماں باپ اس محبت پر صدقے کیے تھے۔ جب انہیں جیتی تھیں تو میرے نام کی ایک گولی علیحدہ رکھ چھوڑتی تھیں۔ ہو بہو ہو بہو بھائی تم جو کچھ کہو میں دینے پر آمادہ ہوں مگر ایک نظر اُن کی ڈبیا دکھا دو"

شرابی کے پاس بیٹھے تو کبھی شراب کی مذمت نہ کی۔ "المجاز قنطرۃ الحقیقۃ۔ جناب آپ جو شراب نوش فرماتے ہیں تو کچھ عیب نہیں دل صاف منزل میں جلوۂ شراب کو حید نظر آتا ہے دوسرے یہ کہ حکیموں نے بالاتفاق یہ کہہ دیا ہے کہ یہ رحیق مختوم حیوۃ کے گنز مکتوم کی کلید ہے نہ پئیں تو فعل حرام کے مرتکب ہوں"

رنڈی باز کے شریک صحبت ہوئے تو دوست کی آتش سے دیباچہ کلام یگانگی و اتحاد کے مراسم دوستانہ جذبات کے دل آویز لقب سے شروع ہوا اور بھائی دوست کے ساتھ برق و مدار پیش آنے پر ختم ہوا۔ ساتھ ہی ساتھ دوست کے دل بڑھانے کا پر مصلحت کام بھی چلتا رہا "دیکھو بھائی واللہ ہمارے بھائی صاحب بہت گگّی آدمی ہیں۔ گھر کی فکروں اور بچوں کی چل پوں نے دو چار گھڑی دل بہلانے پر انھیں مجبور کر دیا ہے۔ انھوں نے بہت اچھا کیا جو تم سے آشنائی کی۔ دیکھو میں ہاتھ جوڑ کے کہتا ہوں اگر تم بھی بھابھی ان کی چنیا کو چوسری گوٹ بنائیں تو تمھیں میری جان کی قسم تم میری طرف سے بھی چونا لگا دینا اور ایسا نہ کرنا کہ یہ نہ ادھر کے رہیں نہ ادھر کے۔ میں ذمہ کرتا ہوں کہ یہ جبتک جئیں گے تمہارے پاؤں دھو دھو کے پئیں گے۔ یہ محض محبت کے بھوکے ہیں واللہ جو یہ تم سے محبت نہ کرتے تو دشمنوں کی زندگی ہوتی"

پس حضرت پنچ آجکل ہر دلعزیزی حاصل کرنے کے لیے جب لیڈروں نے یہ عنوان اختیار کر رکھے ہیں تو ایک بے سرمایہ کاغذ اخبار کیوں گردن زدنی گشتنی ہے۔

اب لیجیے ذرا فرمانبرداری کا معاملہ۔ جو "زاری" کا دوسرا حصہ ہے۔ بات کوئی نیا وہ ہیر پھیر کی نہیں سیدھی سی ہے۔ جناب کا فرض منصبی ہے قومی انجمنوں اور قومی

امور کو عروج دینا سلامتی ہے پر تمام گروہ فتنے میں آوم کا نام ہے کہ گروں میں حسد کینہ عداوت بغض و نفاق خود غرضی ہوس خود پسند نیست کا بخار بھرا ہوا ہے زور سے پکار کے کہتے ہیں :-

"بچے جیسیں و پکے سے کہتے ہیں و بہرے بینش کے اعتبار سے ٹھیک ہے، اس لیے کہ ہر کلی مجموعہ افراد ہے لہذا ہر فرد کی ترقی کلی کی ترقی ہے ہر چند کہ انجمن ہو یا کلب یا سوسائٹی یا لیگ یا کانفرنس یا کانگرس اخبار کو کسی سے کوئی سند ہم نفع نہیں ہوتا۔ بہت ہمدرد کی نے زور کیا تو نصف قیمت پہ سال بھر کے لیے اخبار منگا لیا اور تین سال تک برابر منگا کے دو سال کی پوری قیمت ہضم کر بیٹھے پھر اس حد پر ترقی کا پروانہ لکھ بھیجا کہ آپ نے کیوں جناب مولانا حاجی فلاں کو جو قوت حاصل ہوا ہے اسلام شریک باری ظلام ہیں برا کہا کیا اُنکے افعال ذمیمہ کی نکتہ چینی کی۔ آپ نے اپنی روش بدل دی ہے۔ انجمن نا پڑیں نہیں چاہتی کہ آپکے لغویات بیان شائع ہوں۔ ہم بیچارے مالکان جرائد جب سے اصول سیاست تو کہاں تک اپنے وطن کے بغض و نفاق دشمنی کی حمایت نہ کریں کیا معنی کہ آدھی قیمت ادا کرنے والوں کا بھی کال ہے مضامین کی بھی کمی ہے اشتہاروں کی بھی قلت ہے۔ جگہ بھرنے کے لیے اگر کوئی بے نام و نشان نظمیں، کلمہ دانیاں، کوئی رزولیوشن بھیجے گی تو چھاپنا پڑے گا کوئی فرض سے فیس اشتہار بھی لے گا تو وہ نہ فی اشاعت کے حساب سے وصول مستحق ہوگا۔ یہی نہیں کوئی گمنام سے گمنام شخص اپنی ساس کے مرنے کی اطلاع دے گا تو ہاتھی ہوس کے گھیرے میں لکھنا پڑیگا

"اناللہ و انا الیہ راجعون۔ نہایت افسوس کے ساتھ ہم اس خبر کو درج کرتے ہیں کہ جناب شیخ محمد سجاد صاحب کی محترم ساس نے عین عنفوان شباب میں سفر آخرت کی کی رفتار، مرحومہ بڑی عبادت گزار نہایت صالح رکھتی تھیں مرحومہ کی عمر کے نوے سال کچھ گزرے آپ کے متوسلہ مرحومہ صاحبزادوں میں صرف ایک ہی کی وفات ہے جس کی نسبت یہ کہنا بیجا نہ ہوگا وہ بڑی عبادت صالح تھیں اور شیخ صاحب اور ان کے بچے رحمتی صاحب کو صبر کی سلامت رکھے جس وقت تک لگتا جنت میں ہے"

اور ان کی آخری سانس تھین کے دل کو صبر دے ۔ آتش تم سے بچاتے رہیں، عازم فی تدبیر جہاں آئیں بار۔ ہماری التجا ہے کہ مومنین مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت فرمائے جو ہمدردی قومی میں پُرسہ دیا دیکھئے گی کی جانشین پر شفقت نہ آئیں۔

یا کوئی جاہل لاعلم دو چار نقروں کی خطوط کے ذریعے ہمارے اخبار کے کاغذ میں ذیل کی عبارت بڑے رنگ کے بھیجے تو بتائیے کیا کریں :-

"محترمی جناب اڈیٹر صاحب تسلیم ۔ تاریخ ۱۸ ماہ حال بندے کی اُلٹیا بساط برقی نے پچھے نے پچھتے پچھے چھوڑ کے انتقال کیا۔ بندہ بوجہ مشغولیت کام آنا ماتم جاب احباب ذی رتبہ شعر خطوط ہمدردی تعزیت روانہ کیے تھے۔ انکے جواب سے قاصر رہا مگر ابھی تفسیر سورہ کہ متو قیہ کا عظیم الشان مرحلہ آج کیا معنی کہ دوسری شرح پھچتکے چھوڑے انھوں نے بچھڑے ہیں لہذا فرداً فرداً ادائے امتنان و شکر کی مہلت نہیں ہے۔ یکجائی طور پر صدا ہے عوام شیدہ کرے ہو راقم خواجہ سگ پرست عفی عنہ ٹیوبارسال گزشتہ
۔۔۔۔۔۔"

تو حضرت خدا کی سنوار ایسے کام پر اڈیٹر بننا بلیے دشوار ہے اگر بننے کا تہیہ کرنا ہوگا تو آپ اپنی وضعداری اور عالمانہ ظرافت لیے بیٹھے رہیے۔ یہ دیانتداری کی دنیا کہاں تک ہے دشمن تا خاک زیر خواب کی پُرشاری پیچھے کن پا یا شہید کی۔

رقیم مشتی اخبار نویس

سولانا پنچ کی نوٹ بک

ہوئے خوش آواز فرش دار بہر کیے لئے تنگ رہتے ہیں جو خوب خوش آواز لا انسان ہونے کی حیثیت سے آپ کی حضرت خواجہ کی موسیقی کی آواز اور صورت پر کی ہستیاں یا بیچ کہہ بیٹھے ۔ اگر مینڈک ہوتے تو ہم ہوتے لیکن حقیقت کی دنیا میں جس طرح ایک قدرت بے مقدار ملاحظ ہو اسی طرح حشرات الارض میں سے ایک مرتی ہوا مادہ

آوروہ بھی کیا خدمت کی بیعت ہوگی میں ہیں جناب خواجہ انجمن کیچ کا سر اپنے تمنی جیننگ کا دل تسخیر کرتے ہوں گے ایک امریکن حکیم نے عالم تن سے ہے مینڈکوں کے اطوار کی جانچ کر رہا ہے اسکا قول ہے کہ بی مینڈکی بھی موسیقی کے ذکام سے خالی نہیں ۔ میاں مینڈک ہوتے ہیں پر سنتی میں ہی گئے بازی عشق و عمل کے جملہ مراحل طے کرا رہتی ہے۔ گویا نالہ عاشق صبر ستمرقہ کے دل کو بے تاب کر دیتا ہے ہے ایشیائی شاعروں سے تو مینڈک ہی اچھے سہانے نالہ میں اثر تو ہے۔ کچھ عجب نہیں کہ میر طرح ادوین صاحب کو اپنی قوت کے واسطے سے یہ نیت پیشانی میں کے ڈاکٹر نے مینڈک کا بنا بلا آدم بنایا اسی طرح کوئی شریف حکیم مینڈکیوں اور نئی اذانوں کو مینڈک کی جنس میں قرار دے ۔

بی سُہاون بول؟

ایک لڑکی نے کسی ڈرامہ سے کہا کا شعر ام سوچ دینا کسان ہوتا بی سہاون بول؟ بیچنے کا نا کتے ہیں جانتے ہو اور پھر بھی ہونی ہو سکنہ بان شیرتن ہے گرد ہر آئے گی؟ عراق عرب میں اور جہاں کہیں دریا دشت کے مشاہدہ و مقابر میں یہ "سہاون بول" عمر ترسیج جھالر صاحب فرماتے ہیں :-

"شب جو سگ تپرے بدو ترو و ہیری تیرے بہو زیارت تو قبول بیاد تیرے بدو"

کابل کے ڈاکو مسافر کے گلے پر خنجر پھیرتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں : بخشش ؛ شکن !! یہیں جان والا ملاں نظر بدایں اگر ہمارے تو جہان نظامی نے بیچے ہوئے پوسٹ کارڈ میں صوبہ اودھ کے ووٹروں سے تخاطب یہی لفظ کیا تو کیا مضائقہ ہیں؟ جو ہیں برسر سے تو بھی تو سیر صاحب در قبلہ نقیب ہو

"حاجی وحید الدین صاحب کو ووٹ دیا جائے اور سلطان وہی ہے جو اپنے ذاتی اور قومی منافع تمام نوجوانوں مقدم رکھے ۔۔۔۔۔۔ ہر مسلمان و وزرکو ضرور تیار ہو کر دوئی صاحب کی رائے کے لیے ۔۔۔۔ جانا چاہیے سچی مسلمان وہی ہے جو حاجی صاحب کو ووٹ دے ۔ اگر نہ دے تو وہ

مایوس نہ ہو

اگرچہ اشتہاری ادویہ نے لوگون کو بدظن کر دیا ہے مگر ہم آپ کو موقع دیتے ہین کہ طلائے عجیب بطور نمونہ صرف ۵ یوم کے لیے قیمتی پندرہ آنہ علاوہ محصول کے طلب فرمائین کچھ عرصہ مین یہ حیرت انگیز طلا بڑا آبلہ ڈالے ۔۔۔ مخصوص کو قوی اور دراز کرکے ختمی کجی لاغری سستی کوتاہی نیز ۔۔۔۔۔ کے منحوس اثرات کو دور کرکے دوبارہ شباب کا لطف پیدا کر دے تو بقیہ ۱۶ یوم کے لیے طلا صرف دو روپیہ آٹھ آنہ مین طلب فرمائین ۲۱ یوم تک پرہیز کرین خواہ فعل دا مجبوری بھی کرے پوری شیشی کے ہمراہ حبوب مقوی رافع جریان قیمتی عہ بالکل مفت روانہ ہوگا پوری شیشی بابت ۲۱ یوم بے محصول عہ جملہ تین ذمہ خریدار ہوگا پوری شیشی کے خریدار سے بصورت عدم نفع دونی قیمت اور دس سال کے اندر اثر زائل ہونیکی صورت مین دوبارہ مفت بھیجنے کا وعدہ۔

مینجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو اتہ دست سنگرہنی پلیگ ہیضہ درد بیٹ درد قے بدہضمی فلو بخار اور چھاتی کے امراض کیلیے خوش ذائقہ دوائی ہے صرف پانی میں چند قطرے ڈالکر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہین قیمت ۱۰ ہر جگہ سب جگہ بکتا ہے۔

دو روغ گیسری بچے دادو کو بلا جلن کے جڑسے کھونے والی لاثانی دوا قیمت ۱۰

بال سدھا بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط فربہ اور پھرتیلا بنانیوالی میٹھی دوا قیمت ۱۰

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوافروشون سے طلب کرو۔

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہان کے سول ایجنٹ مرزا اینڈ سنس کچہری لکھنؤ

بہرام کی سرگذشت

حسینہ بہرام چین کے کارنامے عجیب کے ساتھ ۔۔۔ خانی انسپکٹر پولیس کی خونریز جنگون اور مشہور سرتوسائی کا منزہ عہد ۔۔۔ عشقی ناول کی بے مثل کتاب لکھنؤ ۔۔۔ پبلک کی ضیافت طبع ۔۔۔ ناول کو مرتب کر کے ۔۔۔ آپ ایک صفحہ دیکھنے کے بعد ۔۔۔ ہی اسکے لطیف ۔۔۔ کرنیکے بعد انگشت بدندان ۔۔۔ کلیتہً پبلک ۔۔۔ کا قابل قدر مجموعہ ہے ۔۔۔ نہایت عمدہ ۔۔۔ کتابت طباعت نفیس ۔۔۔ ٹائیٹل پیج پر نہایت خوبصورت ۔۔۔ چار رنگون سے چھاپا گیا ہے ۔۔۔ حجم ۔۔۔ صفحہ قیمت صرف ۔۔۔ ۱۲

منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ سے طلب فرمایئے

مظلومہ کربلا

یعنی کوفی کی مشہور ۔۔۔ اردو زبان مین ۔۔۔ سیدہ حسین صاحب مصنف ۔۔۔ جناب ۔۔۔ سید حسین صاحب ۔۔۔ تیار ہے ۔۔۔ اسلام کی اس ۔۔۔ کو دنیائے اسلام کے سامنے پیش کیا ۔۔۔ محصول ڈاک معاف کر دیا گیا ہے ۔۔۔ قیمت ۔۔۔ محصول معاف۔

منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ

LONDON DIRECTORY.

لندن ڈائرکٹری

سالانہ شائع ہوتی ہے: سب پانچ زبانوں مین مقامی اور غیر ملکی کارخانون اور تاجرون کا ذکر ہوتا ہے لندن اور انگلستان کے دیگر شہرون اور سلطنت انگلشیہ آئرلینڈ برّاعظم یورپ افریقہ امریکہ ایشیا آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور تجارتی مرکزون کے۔

کارخانون اور سوداگرون: سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ نام و پتہ مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات کے ماتحت دیئے گئے ہین جن مین۔

باہر مال بھیجنے والے تاجر: جہازپر جانیوالے مال کی تفصیل اور کالونیل اور بیرونجات کی بازارون کی تشریح کے ساتھ۔

جہازون کے راستے: مع بندرگاہون اور روانگی جہاز کے متعلق دیگر تفصیلات کی تشریح کے موجود ہے جو کاروبار بڑھانے اپنے تعلقات وسیع کرنے چاہتے ہین یا۔

ایجنسیون کے خواہشمند: ہین ان کا نام و پتہ ایک پرچہ مین مناسب عنوان کے ماتحت صرف۔

ایک پونڈ دس شلنگ: مین درج کر دیا جائیگا بڑے اشتہارات کا نرخ ۶ پونڈ فی صفحہ ہے جو صاحب ولایت سے تجارت سے دلچسپی رکھتے ہین انکے لیے یہ ڈائرکٹری بہت ہی گرانقدر ہے اور اسکی ایک جلد صرف ۲ پونڈ نقد آرڈر کے ہمراہ موصول ہونے پر بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔

لندن ڈائرکٹری کمپنی لمیٹڈ نمبر ۲۵ ابچرچ لین لندن ای سی ۴ انگلینڈ

نمونہ بازی

ایک باب ہے جسے نمونہ بازی کہتے ہین عموماً لوگ پیسے اپنے اور دوسرون کے بیچارے برباد کرتے اور پرچہ دیکھ کے خاموش ہو رہتے ہین یہ ہم سمجھ رہے ہین کہ پسند آنا تو دوسری بات ہے مضامین پرچے مین چھپ گئے یا نہین ہر پرچہ مین نئے مضامین ہوتے ہین یہ ممکن ہے کہ یہ پرچہ آپ کے مذاق کے موافق نہو لہٰذا بہتر یہی ہے کہ ایک ششماہی کے خریدار بن جائیے اور حضرت اودھ پنچ کے علمی فیوض سے محض ایک نمبر دیکھ کے محروم نہ رہیے۔

آیندہ نمونہ بھیجا نہ جائے گا قیمت ششماہی تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کیجیے۔ وی پی نہ منگائیے اگر پسند نہ ہو تو ہفتے کے اندر بقیہ رقم بھیجدیجیے بر میعاد ششماہی کی توسیع سال بھر کیلیے کر دی جائیگی۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ